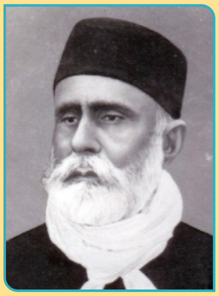

مولانا الطاف حُسین حالؔی

- پیدایش: ۱۸۳۷ء پانی پت
- وفات: ۱۹۱۴ء پانی پت
- تصانیف: مقدمۂ شعر و شاعری، حیاتِ سعدی، یادگارِ غالب، حیاتِ جاوید، دیوانِ حالؔی اور مُسدَّس مدّ و جزرِ اسلام۔

زبانِ گویا

حاصلاتِ تعلُّم

یہ سبق پڑھ کر طلبہ: (ا) درسی متن کو سمجھ کر استحسانی سوالات کا جواب تحریر کرسکیں۔
(۲) کسی ادبی، علمی، صحافتی یا سماجی موضوع پر درست لب ولہجے اور تلفظ سے لکھی ہوئی عبارت کی مدد سے دس منٹ تک تقریر کرسکیں۔ نیز ضرورۃً مناسب اقوال پیش کرسکیں۔

اے میری بلبلِ ہزار داستاں ! اے میری طُوطیِ شیوا بیاں ! اے میری قاصد ! اے میری ترجمان! اے میری وکیل ! اے میری زبان ! سچ بتا تُو کس درخت کی ٹہنی اور کس چمن کا پودا ہے ؟ کہ تیرے ہر پھول کا رنگ جدا اور تیرے ہر پھل میں ایک نیا مزہ ہے۔ کبھی تو ایک ساحرِ فُسوں ساز ہے جس کے سِحر کا رَد نہ جادو کا اُتار۔ کبھی تو ایک اَفعیِ جاں گداز ہے جس کے زہر کی دارُو نہ کاٹے کا مَنتَر۔ تو وہی زبان ہے کہ بچپن میں کبھی اپنے ادھورے بولوں سے غیروں کا جی لُبھاتی تھی اور کبھی اپنی شوخیوں سے ماں باپ کا دل دُکھاتی ہے۔ تُو وہی زبان ہے کہ جوانی میں کہیں اپنی نرمی سے دلوں کا شکار کرتی تھی اور کہیں اپنی تیزی سے سینوں کو فِگار کرتی تھی۔

اے میری زبان ! دشمن کو دوست بنانا اور دوست کو دشمن کر دکھانا تیرا ایک ادنیٰ کھیل ہے، جس کے تماشے سیکڑوں دیکھے اور ہزاروں دیکھنے باقی ہیں۔ اے میری بنی بات کو بگاڑنے والی اور میرے بگڑے کاموں کو سنوارنے والی ! روتے کو ہنسانا اور ہنستے کو رلانا، روٹھے کو منانا اور بگڑے کو بنانا، نہیں معلوم تونے کہاں سے سیکھا اور کس سے سیکھا ؟ کہیں تیری باتیں بِس کی گانٹھیں ہیں اور کہیں تیرے بول شربت کے گھونٹ ہیں۔ کہیں تُو شہد ہے اور کہیں حَنظَل، کہیں تو زہر ہے اور کہیں تریاق۔ اے زبان ! ہمارے بہت سے آرام اور بہت سی تکلیفیں ، ہمارے سیکڑوں نقصان اور ہزاروں فائدے، ہماری عزّت، ہماری ذلّت، ہماری نیک نامی، ہماری بدنامی، ہمارا سچ، ہمارا جھوٹ، صرف تیری ایک "ہاں" اور ایک "نہیں" پر موقوف ہے۔ ایک تیری اس "ہاں" اور "نہیں" نے کروڑوں کی جانیں بچائیں اور لاکھوں کے سر کٹوائے۔

اے زبان ! تو دیکھنے میں تو ایک پارۂ گوشت کے سوا کچھ نہیں، مگر تیری طاقت نمونۂ قدرتِ الٰہی

ہے۔ دیکھ! اس وقت کو رایگاں نہ کھو اور اس قدرت کو خاک میں نہ مِلا۔ راستی تیرا جوہر ہے اور آزادی تیرا زیور۔ دیکھ اس جوہر کو برباد نہ کر اور اس زیور کو زنگ نہ لگا۔ تو دل کی امین ہے اور روح کی ایلچی۔ دیکھ دل کی امانت میں خیانت نہ کر اور روح کے پیغام پر حاشیے نہ چڑھا۔

اے زبان! تیرا مَنصَب بہت عالی ہے اور تیری خدمت نہایت ممتاز۔ کہیں تیرا خطاب کاشفِ اَسرار ہے اور کہیں تیرا لقب محرمِ راز۔ علم ایک خزانۂ غیبی اور دل اس کا خزانچی، حوصلہ اُس کا قُفل ہے اور تو اُس کی کُنجی۔ دیکھ اس قفل کو بے اجازت نہ کھول اور اس خزانے کو بے موقع نہ اُٹھا۔ وعظ و نصیحت تیرا فرض ہے اور تلقین و اِرشاد تیرا کام۔ ناصحِ مُشفِق تیری صِفَت ہے اور مُرشدِ برحق تیرا نام۔ خبردار! اس نام کو عیب نہ لگانا اور اس فرض سے جی نہ چرانا، ورنہ یہ منصبِ عالی تجھ سے چھن جائے گا۔ کیا تجھ کو یہ امید ہے کہ تو جھوٹ بھی بولے اور طوفان بھی اُٹھائے، تو غیبَت بھی کرے اور تُہمت بھی لگائے، تو فریب بھی کرے اور چُغلیاں بھی کھائے، اور پھر وہی زبان کی زبان کہلائے۔ نہیں ہر گز نہیں۔ اگر تو سچی زبان ہے تو زبان ہے ورنہ زبوں بلکہ سراسر زیان ہے۔ اگر تیرا قول صادق ہے تو شہدِ فائق ہے ورنہ تھوک دینے کے لائق ہے۔ اگر تو راست گفتار ہے تو ہمارے منھ میں اور دوسروں کے دلوں میں جگہ پائے گی، ورنہ گُدّی سے کھینچ کر نکالی جائے گی۔

اے زبان! جنھوں نے تیرا کہنا مانا اور جو تیرا حکم بجالائے، انھوں نے سخت الزام اٹھائے اور بہت پچھتائے۔ کسی نے انھیں فریبی اور مکّار کہا، کسی نے گستاخ اور منھ پَھٹ اُن کا نام رکھا۔ کسی نے ریاکار ٹھیرایا اور کسی نے سُخن ساز۔ کسی نے بدعہد بتایا اور کسی نے غمّاز، غیبَت اور بُہتان، مکر و اِفترا، طعن اور تشنیع، گالی اور دُشنام، پھکّڑ اور ضلع جُگت اور پھبتی، غرض دنیا بھر کے عیب اُن میں نکلے اور وہ اُن سب کے سزاوار ٹھیرے۔ اے زبان! یاد رکھ۔ ہم تیرا کہنا نہ مانیں گے اور تیرے قابو میں ہر گز نہ آئیں گے۔ ہم تیری ڈور ڈھیلی نہ چھوڑیں گے اور تجھے مُطلَقُ العنان نہ بنائیں گے۔ ہم جان پر کھیلیں گے پر تجھ سے جھوٹ نہ بلوائیں گے۔ ہم سر کے بدلے کان نہ کٹوائیں گے۔

اے زبان! ہم دیکھتے ہیں کہ گھوڑا جب اپنے آقا کو دیکھ کر محبت کے جوش میں آتا ہے تو بے اِختیار ہِنہناتا ہے، اور کتّا جب پیار کے مارے بے تاب ہوجاتا ہے، تو اپنے مالک کے سامنے دُم ہلاتا ہے۔ وہ نام کے جان ور اور اُن کا ظاہر و باطن یکساں۔ ہم نام کے آدمی مگر ہمارے دل میں "نہیں" اور زبان پر "ہاں"۔ الٰہی! اگر ہم کو رُخصتِ گفتار ہے تو زبانِ راست گفتار دے، اور اگر دل پر تجھ کو اِختیار ہے تو زبان پر ہم کو اِختیار دے۔ ہم جب تک دنیا میں رہیں، سچّے کہلائیں اور جب تیرے دربار میں آئیں تو سچّے بن کر آئیں۔ آمین۔

(ماخوذ از: کلیاتِ نثر حالی - جلد اوّل)

مشق

سوال نمبر۱ : درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) اس مضمون کے آغاز میں زبان کے لیے کون کون سے الفاظ و تراکیب استعمال ہوئے ہیں ؟
(ب) بچپن میں زبان کا کیا کردار بیان کیا گیا ہے؟
(ج) کِن باتوں سے زبان کی خصوصیات کو نقصان پہنچتا ہے؟
(د) حالی نے زبان کی طاقت کو نمونۂ قدرت الٰہی کیوں کہا ہے؟
(ہ) زبان کو منصب اور خدمت کے لحاظ سے کن صفات کا حامل قرار دیا گیا ہے؟
(و) زبان کے بہتر استعمال کے حوالے سے مُصَنِّف نے کیا دُعا کی ہے؟

سوال نمبر۲ : اس سبق کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔

سوال نمبر۳ : درج ذیل اقتباسات کی تشریح بہ حوالۂ متن کیجیے:

(الف) ”دشمن کو دوست بنانا اور دوست کو دشمن کر دکھانا تیرا ایک ادنیٰ کھیل ہے، جس کے تماشے سیکڑوں دیکھے اور ہزاروں دیکھنے باقی ہیں“۔
(ب) ”علم ایک خزانۂ غیبی اور دل اُس کا خزانچی، حوصلہ اُس کا قفل ہے اور تُو اُس کی کُنجی۔ دیکھ اس قفل کو بے اجازت نہ کھول اور اس خزانے کو بے موقع نہ اُٹھا“۔
(ج) ”اے زبان! تو دیکھنے میں ایک پارۂ گوشت کے سوا کچھ نہیں مگر تیری طاقت نمونۂ قدرتِ الٰہی ہے“۔

سوال نمبر۴ : درج ذیل الفاظ و تراکیب کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

محرمِ راز	سخن ساز	مُطلَقُ العِنَان	راست گُفتار
جوہر	تِریاق	حَنظَل	منصبِ عالی

سوال نمبر۵: دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(۱) زبان کے ہر پھول کا رنگ ہے :
(الف) نرالا (ب) جدا (ج) علیحدہ (د) مختلف

(۲) اے زبان تیری طاقت نمونہ ہے:
(الف) اللہ کی طاقت کا (ب) قدرتِ الٰہی کا
(ج) اللہ کی رحمت کا (د) قدرتِ آسمانی کا

(۳) علم ایک خزانہ ہے:
(الف) غیبی (ب) پوشیدہ (ج) چھپا ہوا (د) دبا ہوا

(۴) زبان کا جوہر ہے:

(الف)نصیحت (ب)راستی (ج)وعظ (د)گفتگو

(۵) ہم جب تک دنیا میں رہیں کہلائیں:

(الف)اچھے (ب)سچّے (ج)نیک (د)سیدھے

سرگرمیاں

- طلبہ گروپ کی صورت میں لغت کی مدد سے نئے الفاظ کی فرہنگ بنائیں گے۔
- نکات کی صورت میں زبان کی خصوصیات اخذ کرکے نوٹ تیار کریں گے۔

برائے اساتذہ

- طلبہ کو نئے الفاظ و تراکیب کا درست تلفظ اور معنی و تشریح بتائیے۔
- طلبہ کی سرگرمیوں کا جائزہ لیجیے اور ضروری ہو تو ان کی اصلاح کیجیے۔